السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے پانچ سو روپیہ سے کشتی خریدی۔ اب ہر سال اس پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کشتی مذکور اگر بغرض تجارت خریدی ہے، تو زکوٰۃ فرض ہے، کیونکہ اموال تجارت میں زکوٰۃ فرض ہے، امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نبوی: ((وانا خالد فانکم تظلمون خالد اقد احتبس اوراعہ واعتادہ فی سبیل اللہ)) کے تحت میں لکھتے ہیں۔

قال اہل اللغۃ الاعتاد آلات الحرب من السلاح والحرب وغیرہا د معنی الحدیث انہم طلبوا من خالد زکوٰۃ ظنا منہم انہا للتجارۃ وان الزکوٰۃ فیہا واجتبہ الیٰ قولہ واستنبط بعضہم من ہذا وجوب الزکوٰۃ فی اموال التجارۃ وبہ قال جمہور العلماء من)) السلف والخلف خلاء فالداوٗد انتہیٰ ((

اوراگر بغرض تجارت نہیں ہے، بلکہ پیشہ کےلیے ہے تو زکوٰۃ فرض نہیں کیونکہ اس صورت میں کشتی مذکورہ آلہ معاش ہے، اور آلات معاش میں زکوٰۃ نہیں۔ لایخفی واللہ اعلم بالصواب۔ (سید محمد نذیر حسین) (فتاویٰ نذیریہ ص ۴۹۷ جلد ۱)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 7 ص 192

محدث فتویٰ